نہ رہے گا بوم بوم......نہ ہو گی ٹک ٹک

تحریر: سہیل احمد لون

آخر کار عالمی کرکٹ کپ 2015ء میں پاکستانی کرکٹ ٹیم کوارٹر فائنل تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ ابتدائی میچوں میں مایوس کن شکست سے دوچار ہونے والی ٹیم بالآخر حقدار سرفراز احمد کو پرچی مارکہ ناصر جمشید پر ترجیح دی جس کا نتیجہ قوم کے سامنے ہے۔ سرفراز نے دونوں اہم میچوں میں مین آف دی میچ کا ایوارڈ حاصل کیا اور پاکستان کی جانب سے عالمی کپ میں سینچری سکور کرنے والے پہلے وکٹ کیپر بیٹسمین ہونے کا بھی اعزاز حاصل کیا۔ موجودہ عالمی کپ شروع ہونے سے قبل مبصرین، کرکٹ بورڈ کے ممبرز کے علاوہ مصباح الحق بھی کوارٹر فائنل تک پہنچنے پر امید تھے مگر اس سے آگے تک ٹیم جائے گی اس کا عندیہ یا خواہش کہیں سے ظاہر نہ ہوئی۔ رب بھی بندے کی دعا، امید اور کوشش دیکھ کر ہی نتائج و قسمت بدلتا ہے۔ 1983,1987 کے عالمی کپ میں عمران خان کی قیادت میں ٹیم سیمی فائنل تک پہنچی اور لڑ کر ہاری۔ 1992ء میں عمران خان نے جیتنے کی پیش گوئی کی تھی۔ 1999ء میں بڑی مضبوط پاکستانی ٹیم دھوم دھڑکے سے فائنل میں پہنچی مگر بغیر لڑے بغیر با آسانی ہار گئی۔ 2007ء میں شاہد آفریدی الیون عالمی کپ شروع ہونے سے قبل ہی سیمی فائنل تک پہنچنے کی نوید سنا چکے تھے، اس کے بعد بھارت سے ٹکرا ہوا جس میں پاکستان اپنی روایت توڑنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ 1996, 2003 اور 2007ء میں ٹیم سیمی فائنل تک نہ پہنچ پائی۔ 1975 اور 1979ء کے عالمیءکپ میں کالی آندھی کے آگے کوئی بھی نہ ٹک سکا۔ اس مرتبہ پاکستان کا کوارٹر فائنل میں مقابلہ ہارٹ فیورٹ آسٹریلیا سے ہے اگر پاکستانی ٹیم کوئی معجزہ کرنے میں کامیاب ہو گئی تو اگلے دونوں میچوں میں کوئی خاص دشواری نہیں ہو گی، دراصل کوارٹر فائنل ہی فائنل ہو گا۔ کواٹر فائنل کا نتیجہ مصباح الحق اور شاہد خان آفریدی کے لیے اس لحاظ سے اہم ہوا کہ ہارنے کی صورت میں ان کے لیے یہ آخری میچ ہو گا کیونکہ دونوں نے ایک روزہ بین الاقوامی کرکٹ سے اپنی ریٹائرمنٹ کا اعلان پہلے سے کر رکھا ہے۔ شاہد آفریدی اور مصباح الحق دونوں ایک ہی میچ میں شائقین کرکٹ کے لیے رخصت ہونگے مگر دونوں کا انداز ایک دوسرے سے متضاد اور متصادم ہے۔ شاہد آفریدی اپنی جارحانہ سٹائل سے دنیائے کرکٹ میں بوم بوم آفریدی کے نام سے مشہور ہیں جبکہ مصباح الحق ضرورت سے زیادہ محتاط انداز سے کھیلنے کی وجہ سے ٹک ٹک کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ جہاں پاکستانی ٹیم کا ورلڈ کپ ختم ہوا اسی دن سے نہ ہو گا بوم بوم اور نہ ہو گی ٹک ٹک......! مصباح الحق عمر کے اس دور میں ٹیم کا مستقبل رکن بنا جس میں عام طور پر کھلاڑی ریٹائرمنٹ کا سوچنا شروع کر دیتے ہیں مگر اس نے اپنی فارم، فٹنس اور تسلسل سے بہتر کارکردگی سے یہ ثابت کر دیا کہ مرد اور گھوڑا بوڑھے نہیں ہوتے بشرطیکہ خوراک اور حالات بہتر رہیں۔ مصباح الحق کی ذاتی کارکردگی کبھی غیر متاثر کن نہیں رہی اس کے باوجود اسے عوام می،میڈیا اور کرکٹ کے پنڈتوں میں وہ پزیرائی نصیب نہ ہوئی جو بوم بوم آفریدی کے حصے میں آئی۔ جیسے سیاست میں آصف علی زردای کوئی بہتر کام بھی کر لے تو عوام میں وہ اثر انداز نہیں ہوتی مگر عمران خان سیاست میں غلطی پر غلطی کرے عوام میں وہ ہیرو ہی رہتا ہے۔ اسی طرح مصباح الحق جیسی بھی کرکارد گی دکھائی اس کا اثر عوام پر نہیں ہوا مگر شاہد آفریدی برا کھیل کر بھی عوامی ہیرو رہتا ہے۔ عمران

خان اور شاہد آفریدی والا کرزما کسی قسمت والے کو ہی نصیب ہوتا ہے۔عمران خان جس شان سے کرکٹ کے میدان سے رخصت ہوا ویسا دیگر کھلاڑیوں کا خواب ہی رہا ہے۔آصف اقبال، ماجد خان، جاوید میاں داد، وسیم اکرم، عاقب جاوید، وقار یونس، سلیم ملک، عبدالرزاق، انضمام الحق سمیت دیگر بہت سے تاریخ ساز کھلاڑیوں کو اس شان سے رخصت نہیں کیا گیا جیسے عمران خان، جیک کیلس، سچن ٹنڈلکر، اینڈریو سٹراؤس، اینڈریو فلنٹف وغیرہ کو کیا گیا۔مصباح الحق عمران خان کے بعد دوسرے کپتان ہیں جنہوں نے آسٹریلیا کو ٹیسٹ سیریز میں وائٹ واش کیا۔اس کے علاوہ ساؤتھ افریقہ کو ساؤتھ افریقہ میں سیریز ہرانے والے واحد پاکستانی کپتان ہیں۔ان کو اس وقت کپتانی سونپی گئی جب پاکستانی ٹیم سپاٹ فکسنگ کے گرداب میں پھنسی تھی۔ٹیسٹ میں تقریباً پچاس اور ایک روزہ کرکٹ میں تقریباً چوالیس رنز کی اوسط انکی کارکردگی کا ثبوت ہے۔شاہد خان آفریدی کو 1996ء میں اپنے دوسرے ایک روزہ میچ میں پہلی بار بیٹنگ کا سری لنکا کے خلاف ملا جس میں انہوں نے 37 گیندوں پر تیز ترین سینچری سکور کر کے عوام کے دل میں وہ جگہ بنائی جو انکے آخری میچ تک برقرار رہی۔اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی ذات کے لیے نہیں بلکہ شائقین کرکٹ کے لیے کھیلتے ہیں۔جس کا ثبوت ان اعداد وشمار سے لگایا جا سکتا ہے matches (Criteria Min. 50)۔ایک روزہ بین الاقامی میچوں میں دنیا میں سب سے زیادہ سٹرائک ریٹ 116.92 فیصد، 350 چھکے لگانے والے واحد بیٹسمین، 7/12 کسی بھی سپن باؤلر کی ایک میچ میں بہترین باؤلنگ، پاکستان کی طرف سے سب سے زیادہ مین آف دی میچ کا ایوارڈ 32 مرتبہ حاصل کیا سچن ٹنڈلکر اور جے سوریا کے بعد ان کا دنیا میں مین آف دی میچ کا ایوارڈ حاصل کرنے میں تیسرا نمبر ہے۔ایک میچ میں پانچ یا زائد وکٹ حاصل کرنے میں بھی وقار یونس اور مرلی دھرن کے بعد بوم بوم کا نمبر ہے انہوں نے 9 بار یہ کارنامہ انجام دیا۔کرکٹ کی تاریخ کا سب سے بڑا چھکا (158 میٹر کا) لگانے کا اعزاز بھی بوم بوم کے حصہ میں آیا۔2012ء میں انگلینڈ میں ہونے والے ایک بین الاقوامی مقابلے میں پاور فل ہٹر کا اعزاز بھی اپنے نام کیا۔ڈیڑھ دہائی کے بعد کوری اینڈرسن نے بوم بوم کی تیز ترین سینچری کا ریکارڈ 36 گیندوں میں بنا کر توڑا جسے جنوبی افریقہ کے اے بی ڈیویلئر نے 34 گیندوں پر بنا کر اپنے نام کیا۔مگر آج بھی تیز ترین سینچری میں تیسرا اور ففٹی (18 گیندوں میں) میں جے سوریا (17 گیندوں پر) ان کا دوسرا نمبر ہے۔18 گیندوں پر نصف سینچری بنانے کا اعزاز بوم بوم نے تین بار اپنے نام کیا ہے۔ایک اوور میں زیادہ سے زیادہ رنز کرنے میں ان کا نمبر تیسرا ہے انہوں نے بھارت کے ہربجن سنگھ کے ایک اوور میں 32 رنز بنائے تھے۔عالمی کپ کے دوران انہوں نے 8 ہزار رنز اور 350 چھکے مارنے کا سنگ میل عبور کر لیا ہے اور اگر وہ 5 وکٹ لینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو 400 وکٹ حاصل کرنے والے چند باؤلرز میں شمار ہو سکتے ہیں۔وہ واحد آل راؤنڈر ہیں جنہوں نے 8 ہزار رنز، 350 چھکے، 395 وکٹ، 127 کیچ، 32 مین آف دی میچ ایوارڈز حاصل لیے ہوں۔کوارٹر فائنل کا نتیجہ کچھ بھی نکلے شائقین کرکٹ خصوصاً پاکستانیوں اپنے قومی ہیروز کو عزت سے رخصت کرنے کی رسم ڈالنے کی ابتداء کرنی چاہیے۔میڈیا کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔پاکستانی گورنمٹ کو بھی چاہیے کہ ان کی خدمات کے صلے میں کسی سرکاری اعزاز سے نوازہ جائے تاکہ آئندہ دنوں میں لوگ کچھوے اور خرگوش کی کہانی کی طرح ٹک ٹک اور بوم بوم کو یاد رکھیں کہ یہ لوگ تاریخی نہیں مکمل تاریخ ہیں۔اِن پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔ہمیں کسی کی زندگی بھر کی خدمات کا صلہ صرف چند لمحوں میں رائیگاں نہیں

کر دینا چاہیے۔بوم بوم اور ٹک ٹک دنیائے کرکٹ کا حسن ہیں اور یہ جب بھی کرکٹ کو خیر باد کہیں انہیں عزت اور وقار کے ساتھ رخصت کریں کہ وہ اس سے زیادہ کے حقدار ہیں۔

سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

15-03-2015